مشرق کی جانب آگ کا ستون

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «إذا رأيتُم عَمُوداً أحمرَ من قِبَلِ المَشرقِ في شهرِ رَمضانَ، فادَّخِرُوا طعامَ سَنَتِكُم» بعض روایتوں میں اس پر یہ اضافہ ہے: «فَإِنَّهَا سَنَةُ جُوعٍ»

ترجمہ: جب تم رمضان کے مہینے میں مشرق کی جانب آگ کا ستون دیکھ لو، تو ایک سال کے خوراک کا ذخیرہ کرو، کیونکہ یہ بھوک کا سال ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ارشاد فرمارہے تھے تو آپ مدینے میں تشریف فرما تھے۔ اور عرب کے مشرق میں ایران ہے۔ ایران کے آئل ڈپوٹ پر صہیونی حملے کے بعد آگ ستون بن کر بھڑک اٹھی۔

اگر اس حدیث پاک سے یہی مراد ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایک سال کے لیے خوراک اور دیگر اخراجات کا ذخیرہ کیا جانا مناسب ہوگا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد قحط پڑ جائے۔

یہ میسیج آج کل سوشل میڈیا پر پھیلایا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے لوگ تشویش کا شکار ہو رہے ہیں، اور ان کو ٹینشن ہو رہا ہے کہ معلوم نہیں آئندہ کن حالات سے دوچار ہونا پڑے گا، کیا اشیائے خوردنی کی قلت یا ناپیدی ہوگی؟ کیا مہنگائی بڑھ کر آسمان کو چھوئے گی؟

متعدد حضرات اس روایت کی صحت متعلق سوال کر رہے ہیں، ماشاءاللہ حضرت مفتی عارف محمود صاحب زیدت معالیھم نے اس روایت کی سندی حیثیت کو واضح فرمادیا۔

البتہ متن کے متعلق چند باتیں عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

پہلی بات: مذکورہ روایت کے ساتھ جو تصویر ایران کے آئل ڈپوٹ کی پیش کی جاتی ہے، بعض حضرات نے اس کی تحقیق کی، تو معلوم ہوا کہ یہ تصویر لبنان پر اسرائیل کے اٹیک کے واقعے کی ہے، جو چند سالوں پہلے پیش آیا تھا، ایران کی نہیں ہے، اگر یہ درست ہے تو پھر یا تو غلط بیانی سے کام لیا گیا، یا ایران کے واقعے کی صحیح صورتِ حال سامنے نہیں آئی، تو اس روایت کے ساتھ جوڑنا بے کار ہوگا۔

دوسری بات: اس روایت کی روافض کے یہاں زیادہ اہمیت ہے، اس لیے کہ وہ اس واقعے کو ظہور مہدی کے ساتھ جوڑتے ہیں، چنانچہ ان کی بعض کتابوں میں اس روایت کے الفاظ یہ ہیں:

عن الإمام الصادق (عليه السلام) قال: إذا رأيتم علامة في السماء ناراً عظيمة من قبل المشرق تطلع ليالي، فعندها فرج الناس، وهي قدام القائم (عليه السلام) بقليل. [الغيبة للشيخ النعماني: ص٢٧٦]

اور یہ بات تو مخفی نہیں ہے کہ جس مہدی (امامِ غائب) کے ظہور کا وہ لوگ انتظار کر رہے ہیں، وہ اہلِ سنت کے مہدی نہیں ہیں۔

تیسری بات: امام مناوی نے «فیض القدیر» اس روایت کے جو شواہد ذکر کئے، جو دراصل نعیم بن حماد کی کتاب «الفتن» سے ماخوذ ہیں، ان شواہد کو دیکھ کر غالب رجحان یہی ہے کہ: ایران کے آئل ڈپوٹ کی آگ کو (عمودا احمر) قرار دینا درست نہیں ہے، کیونکہ ان شواہد میں اس کے اوصاف میں ایک بات تو یہ بیان کی گئی کہ وہ سرخ ستون آسمان پر دکھائی دے گا، نہ کے زمین پر ہوگا، اور دوسری بات یہ بیان کی گئی (یراہ أھل

الأرض كلهم)یعنی زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کو وہ سرخ نشانی نظر آئے گی، یہ بات اسی وقت متحقق ہو سکتی ہے جب یہ نشانی آسمان پر ہو۔

نیز بعض روایات میں اس علامت کے باقی رہنے کی مدت بھی بتائی گئی ہے، تین دن یا سات دن:

عن الإمام الباقر (علیه السلام): إذا رأیتم ناراً من المشرق شبه الهردی العظیم تطلع ثلاثة أیام أو سبعة فتوقعوا فرج آل محمد (علیهم السلام) إن شاء الله (عزَّ وجلَّ) إن الله عزیز حکیم. [الغیبة للشیخ النعمانی: ص٢٦٣]

622 - حدثنا الولید بن مسلم، حدثنا شیخ، عن یزید بن الولید الخزاعی، عن کعب، قال: «علامة انقطاع ملك ولد العباس حمرة تظهر فی جو السماء، وهذه تکون فیما بین العشر من رمضان إلى خمس عشرة، وواهیة فیما بین العشرین إلى الرابع والعشرین من رمضان، ونجم یطلع من المشرق یضیء کما یضیء القمر لیلة البدر، ثم ینعقف» الفتن لنعیم بن حماد(224/1).

چوتھی بات: نعیم بن حماد کی کتاب «الفتن» کی روایات زیادہ تر خالد بن معدان یا کثیر بن مرۃ پر موقوف ہیں، یا مرسل ہیں، جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رفع کرنا راوی کی غلطی ہے، یعنی یہ حدیث مرفوع نہیں ہے، نیز اسانید بھی قابلِ اعتبار نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

پانچویں بات: اس روایت کے بعض طرق میں متعدد حوادث کا تذکرہ ملتا ہے، جو لگاتار پیش آئیں گے، یہ روایت ملاحظہ فرمائیں:

الفتن لنعیم بن حماد (225/1):

628- حدثنا ابن وهب، عن مسلمة بن علی، عن قتادة، عن سعید بن المسیب، عن أبی هریرة، رضی الله عنه، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: «تکون آیة فی شهر رمضان، ثم تظهر عصابة فی شوال، ثم تکون معمعة فی ذی القعدة، ثم یسلب الحاج فی ذی الحجة، ثم تنتهك المحارم فی المحرم، ثم یکون صوت فی صفر، ثم تنازع القبائل فی شهری ربیع، ثم العجب کل العجب بین جمادی ورجب، ثم ناقة مقتبة خیر من دسکرة تغل مائة ألف» قال أبو عبد الله نعیم: لا أعلم إلا أنی سمعته من مسلمة بن علی، إن شاء الله، وبینه وبین قتادة رجل۔

خلاصہ یہ ہے کہ: اس وقت ایران والا جو واقعہ پیش آیا ہے، اس کا تعلق مذکورہ روایت سے واضح نہیں ہے، نیز معاشی بحران کے اسباب بھی الگ ہیں، یعنی خصوصی طور پر آئل ڈپوٹ کے حادثے سے مربوط نہیں ہیں۔

بس اللہ تعالی سے حالات کی درستگی فتنوں سے نجات اور عافیت مانگتے رہیں، اللہ تعالی سب کو اپنے امان میں رکھے۔ آمین

ہذا ما بدالی، فان کان صوابا فمن اللہ

رقمہ العاجز: محمد طلحہ بلال احمد منیار

الاحد ١٥ مارس ٢٠٢٦